OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u3.v5.04(21)17-27

روح المعانی کی روشنی میں مفسرین اور صوفیاء کے مابین اختلافی مسائل کا تحقیقی جائزہ

An Overview of Contentious Issues Between Mystics and mufassereen in the light of Tafseer Rooh ul Ma,ani

Wali Zaman
Assistant Professor GDC Ghoriwala Bannu and PhD Scholar Department of Islamic Studies in University of Science and Technology Bannu.
Email: walizaman1982@gmail.com

Dr. Fakhar ud Din
Lecturer in Islamic studies Department of University of Science and Technology Bannu.

Maz ullah
PhD Scholar Department of Islamic Studies in University of Science and Technology Bannu.

Received on: 03-10-2021 Accepted on: 05-11-2021

Abstract

A scholarly review of dissentious tenets between Mofassereen and sufis in the light of "ruhol maani".Mahmood bin Abdullah aloosi is well known scholar of Islamic world. His nickname is shehab u din.His famous books is ruhol maani in tafseer. In this tafseer he described various issues of Islamic education, Such as serf. Nahv, balaghat etc. He also described the dissentious tenets between mofassereen and Sufis. In this article we have mentioned some of such tenets.

Keywords: Tafseer Rooh ul ma'ani, Imam Alusi, Mystics, mofassereen, Contentious Issues

قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کے لئے دور نبوی سے لیکر آج تک "تفسیر" کا لفظ بولا جاتا ہے۔اور مفسرین عظام نے ہزاروں تفاسیر تصنیف کرائیں ہیں۔اور ہر مفسر نے قرآن کی تشریح میں ایک امتیازی منہج تالیف اختیار کیا ہے۔اس سلسلہ میں علامہ الوسیؒ نے بھی ایک منفرد حیثیت کی تفسیر تالیف کیا ہے جو کہ صوفیانہ طرز پر مشتمل ہے۔اس تفسیر میں علامہ الوسیؒ نے دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ طریقت کے مسائل بیان کئے ہیں اور خصوصاوہ مسائل جن میں صوفیاءاور مفسرین عظام کا اختلاف ہے۔اس تحقیقی ریسرچ پیپر میں ان دونوں کے مابین اختلافی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تصوف کی لغوی معنی:

لغت میں تصوف کے لفظ کے بابت ماہرین لغت کا اختلاف ہے کہ اس لفظ کا اصل مادہ کیا ہے۔صاحب صحاح علامہ جوہری نے لکھا ہے کہ یہ

لفظ "صفا" سے مشتق ہے، چنانچہ علامہ جوہری لکھتے ہیں کہ "صفا هو ضد الكدر"[1] یعنی صفا کدورت کے متضاد ہے۔ اسی طرح تصوف کے لغوی معنی کے بابت علامہ قشیری لکھتے ہیں کہ "صف" سے مشتق ہے" گویا کہ تصوف کے حامل صف اول کے لوگوں میں یعنی متقین لوگوں میں سے ہے[2] اور صاحب لسان العرب ابن منظور لکھتے ہیں کہ تصوف لغت میں "الصفو" سے مشتق ہے"[3] اور بعض لوگوں کہتے ہیں کہ تصوف لغت میں "الصفه" سے نکلا ہے۔ جس کی نسبت اصحاب صفہ کی طرف ہے[4]"

تصوف کی اصطلاحی معنی: تصوف کی اصطلاحی تعریفات کے بابت میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ جن میں چند تعریفات ذیل میں بیان کئے جائینگے۔

1۔ ابوالحسن علی ہجویریؒ نے علامہ مرتعشؒ کے حوالے سے تصوف کی اصطلاحی یوں نقل کیا ہے۔ کہ "التصوف هو اسم لحسن الخلق[5]

2۔ شیخ عبدالقادرؒ تصوف کے اصطلاحی تعریف کے بابت لکھتے ہیں: "کہ تصوف اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ صدق دل سے معاملہ کرنے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا نام ہے"[6]

3۔ علامہ عبدالرحمن السلمیؒ لکھتے ہیں کہ "التصوف هو الصبر تحت الامر و النهى[7]"

4۔ علامہ جنید بغدادیؒ لکھتے ہیں: "التصوف هو التعلق بغير علاقة مع الله"[8]

5۔ اسی معنی کے بابت حضرت امام غزالیؒ یوں لکھتے ہیں: "التصوف هو اخلاص القلب لله و اخراج الغير من القلب"[9]

مختلف مکاتب فکر نے قرآن پاک کی مختلف انداز میں تفاسیر لکھی ہیں۔ اسی ضمن میں اہل اللہ یعنی اہل طریقت کا بڑا حصہ ہے۔ علامہ آلوسیؒ کی تفسیر روح المعانی کو اسی ضمن ایک منفرد مقام ہے۔

علامہ محمود آلوسیؒ کا تعارف:

اصل نام محمود تھا۔ والد کا نام عبداللہ تھا اور اس کی کنیت ابوالثناء اور شہاب الدین لقب اور نقشبندی، آفندی، آلوسی اور بغدادی کے ناموں سے منسوب ہیں۔ آلوسیؒ نجیب الطرفین یعنی والد اور ماں دونوں اطراف سے اعلی نسب کے حاملین میں سے تھے۔ والد کا سلسلہ نسب حضرت حسین رضی اللہ سے اور والدہ کا سلسلہ نسب حضرت حسن رضی اللہ سے جاملا ہے[10]۔ علامہ محمود آلوسیؒ شہر بغداد کے مشرقی محلہ آلوس[11] میں بتاریخ 14 شعبان سن 1217ھ بوقت شب پیدا ہوئے[12]

تحصیل علم:۔

علامہ محمود آلوسیؒ ایک اعلیٰ علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھا۔ اس لئے انھوں نے تعلیم کی ابتداء اپنے والد محترم عبداللہ آلوسیؒ سے کی۔ اور والد محترم نے اولا قرآن پاک کی حفظ مکمل کروائی اور پھر دس سال تک علوم دینیہ کی ابتدائی کتب پڑھائی۔ والد محترم سے اسباق مکمل کرنے کے بعد بغداد کے قرب وجوار کے جید علماء و محدثین سے مستفیض ہوئے۔

مشغلہ تدریس:۔

آپؒ تیرہ سال کے عمر کے تھے کہ والد محترم کے مدرسہ دینیہ میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔اور اہل بغداد اور اس کے قرب وجوار سے تشنگان علم یہاں آتے تھے۔اور اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔اور اس طرح طلباء کرام کا جم غفیر بن کر اس سے مستفید ہوتے رہتے [13]

تصنیفات وتالیفات:

علامہ محمود آلوسیؒ تدریس وطریقت کے ساتھ ساتھ تصنیفات وتالیفات پر خاص توجہ دینے لگے۔لہذا آپؒ نے ایسے ایسے عنوانات پر قلم کو اٹھائے،جن کو معاشرہ میں اہم نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔اسی وجہ سے علامہ اثریؒ قلم طراز ہے کہ آپؒ کو قلمی کاوش اور حسن تحریر وطرز تصنیف وتالیف اور اسلوب تبیین کی امتیازی حیثیت کے حاصل تھی۔اور ساتھ ساتھ علمی تبحر اور فکری آزادی کا ملکہ بھی حاصل تھا۔علامہ آلوسیؒ کے مکتوب(لکھی ہوئی)رسالہ جات واشعار کے دیوان اور فتاوی جات کے علاوہ 22/بائیس سے زیادہ تصنیفات وتالیفات موجود ہیں۔جن میں سے زیادہ مشہور مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ 2۔الاجوبۃ العراقیۃ عن الاسئلۃ الارضیۃ۔3۔دقائق التفسیر۔4۔شرح سلم العلوم وغیرہ۔[14]

تفسیر روح المعانی کا مختصر تعارف:

علامہ آلوسیؒ نے اس تفسیر کا نام اس وقت کے وزیر اعظم علی رضا پاشانے سے مشورہ کے بعد "روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی" رکھا۔[15]

سبب تالیف:

علامہ محمود آلوسیؒ خود سبب تالیف کے بابت لکھتے ہیں کہ میرے ذہن میں بار بار یہ سوچ اور خیال آتا تھا کہ اپنے ذہن کے خیالات وافکار کو تحریر کے پنجرے میں بند کرلوں۔میں اسی خیال میں سوچتا تھا کہ سن 1252ھ میں ایک بہتری الہامی خواب دیکھا اور وہ یہ تھا کہ اللہ تبارک وتعالی نے مجھے ناچیز بندہ کو خواب میں حکم کیا کہ آپ آسمان اور زمین کو لپیٹو اور پھر اس کو طول وعرض میں وسیع پھیلاؤں۔پس میں اپنا دائیں ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کیا اور بائیں ہاتھ نیچے پانی کی مستقر کی طرف کھینچا۔پھر میں اس خواب کی تعبیر کے تلاش کے گھومتا تھا کہ اچانک مجھے ایک اشارہ ملا کہ اس کی تعبیر قرآن کی تفسیر لکھنا ہے۔[16]

زمانہ تالیف:

سبب تالیف کے تعبیری اشارہ کے بعد بتاریخ 16 شعبان المبارک سن 1252ھ بوقت درمیانی شب تفسیر القرآن العظیم کا مبارک آغاز کی توفیق ملا۔اور تصنیف شروع کیا اور 15/پندرہ سال مسلسل محنت اور کوشش کے بعد سن 1267ھ میں اللہ تبارک وتعالی نے تکمیل کی توفیق عطا فرمائی[17]۔وباللہ التوفیق

علامہ آلوسیؒ نے اپنی تفسیر میں منتشر علوم کو یکجا کیا ہے۔علامہ موصوف کا ذوق اہل طریقت اور صوفیانہ تھا۔اس لئے وہ ایک صوفی باعلم و عمل انسان تھے۔اس نے تفسیر میں عملی تصوف کے ساتھ علمی مباحث تصوف بھی بکثرت لائے ہیں۔الغرض وہ خود کبار شیوخ تصوف میں سے مانے جاتے تھے،اس لئے انہوں نے ان مباحث پر جامعیت کے ساتھ بحث کی۔خصوصا وہ مسائل جن میں صوفیاء اور مفسرین کا اختلاف ہے،اس مقالہ میں ان دونوں کے مابین اختلافی مسائل کا بیان ہے۔

1۔اقسام نفس میں اختلاف:

صاحب تزکیۃ النفوس لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نفس کو تین اوصاف کے ساتھ بیان کیا ہے۔1۔مطمئنہ ۔2۔لوامہ۔3۔امارہ۔ نفس مطمئنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية[18]"ترجمہ:اے نفس مطمئنہ ،اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آجاؤں کہ آپ اللہ سے راضی ہو اور اللہ سے راضی ہو اور نفس لوامہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" ولا أقسم بالنفس اللوامة[19]"ترجمہ: باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ سے۔اس جگہ لام زائدہ ہے، نفی کے لئے نہیں ہے اور نفس امارہ کے بابت باری تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے" وما أبرىء نفسي إن النفس لأمارةٌ بالسوء إلا ما رحم ربي إن[20]"ترجمہ:اور میں اپنی نفس کو پاک نہیں کہتا ہوں،بے شک نفس انسان کو برائی کا حکم دیتا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کریں۔

پھر علماء اہل سنت کے درمیان اختلاف ہے کہ یہ تین نفس کے صفات میں سے ہیں یا نفس کے اقسام ہیں۔تو اکثر علماء طریقت یعنی صوفیہ کا مسلک یہ ہے کہ نفس کے تین اقسام ہیں۔1۔نفس مطمئنہ۔2۔نفس لوامہ۔3۔نفس امارہ۔

اور مفسرین کہتے ہیں کہ نفس ایک ہی ہے اور بقیہ تین اس کے صفات ہیں[21]"علامہ محمود آلوسیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ صوفیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ نفس کے سات/7 ہیں"[22]

اقسام نفس کی تعریفات:

1۔نفس مطمئنہ:

علامہ محمود آلوسیؒ نفس مطمئنہ کی تعریف کے بابت کہتے ہیں"کہ نفس مطمئنہ وہ نفس ہے،جس کی وجہ سے نور قلب کامل و مکمل ہو جائے ،یہاں تک کہ قلب مومن سے صفات ذمیمہ نکل جائے اور اخلاق حمیدہ سے مزین ہو جائے اور طبعی منازعات سے نفس انسانی خاموش ہو جائے[23]"نفس مطمئنہ کے بارے میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے" يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية"ترجمہ:اے نفس مطمئنہ ،اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آجاؤں کہ آپ اللہ سے راضی ہو اور اللہ سے راضی ہو[24]"علامہ محمود آلوسیؒ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ علماء صوفیہ کے نزدیک یہ آیت نفس مطمئنہ کے تین مراتب کو مشتمل ہیں۔1۔نفس المطئنہ۔2۔نفس الراضیہ۔3۔نفس المرضیہ اور یہ نفس مطمنہ کے مراتب اور ذیلی اقسام ہیں۔اول مرتبہ مطمئنہ ہے۔دوسرا مرتبہ راضیہ ہے اور تیسرا مرتبہ مرضیہ ہے[25]"اللہ

تعالی نے خود قرآن میں ان مراتب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے۔" یا أيتها النفس المطمئنة،ارجعي إلى ربك راضية مرضية[26]"علامہ الوسیؒ مزید فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک اس کا دوسرا نام آمنہ ہے ای النفس المؤمنہ"اور ابی بن کعب کا قراءۃ میں بھی"یا أيتها النفس الآمنة المطمئنة"آیا ہے۔اور اس کا وجہ تسمیہ یہ بیان کیا ہیں کہ آمنہ اس وجہ سے کہلاتا ہے کہ قیامت کے دن اس نفس کے حاملین پر نہ خوف ہوگا اور وہ نہ غمگیں ہونگے[27]"

نفس لوامہ کی تعریف:

نفس کی دوسری قسم نفس لوامہ ہے،اللہ تبارک وتعالی کا فرمان مبارک ہے" ولا أقسم بالنفس اللوامة: ترجمہ:۔باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ سے۔اس جگہ لام زائدہ ہے، نفی کے لئے نہیں ہے[28]" علامہ آلوسیؒ اسی بابت لکھتے ہیں کہ "حضرت قتادہؒ نے فرمایا ہے کہ یہ نفس لوامہ" نفس فاخرہ" ہے۔اور مجاہد نفس لوامہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ نفس قیامت کے دن اپنی خطائیوں پر نادم اور پشمان ہو گی۔اور نیکیاء کے نہ کرنے پر نادم ہوگا اور بعض صوفیہ علماء نے یہ تعریف کی ہے۔"یہ وہ نفس متقیہ ہے کہ قیامت کے دن اپنے حامل نفس کو تقویٰ میں اس کی تقصیرات پر ملامت کریں گا۔اور غیر ضروری افعال کی کثرت پر نفس ملامت بھی کریگا۔[29]" اور بعض علماء صوفیہ نے لوامہ کی تعریف یہ کیا ہے" النفس اللوامة هي التي تتنورت بنور القلب قدر ما تنبهت عن سنة الغفلة"بعض علماء کا کہنا ہے کہ " هي المطمئنة اللائمة للنفس الأمارة[30]"

صاحب تزکیۃ النفس نفس لوامہ کی وضاحت کرکے لکھتے ہیں کہ "یہ وہ نفس ہے،جو کسی ایک حال پر باقی نہیں رہ سکتی اور بار بار بدلتا رہتا ہو۔تو کبھی اس کی دل ذاکر ہوتی ہے اور کبھی غافل ہوتی ہے۔اور کبھی محبت والی اور کبھی بغض والی ہوتی ہے اور کبھی حوش اور غمگیں ہوتی ہے اور کبھی اور کبھی غصہ ہوتا ہے اور کبھی مطیع اور نافرمان ہوتی ہے۔[31]"

نفس لوامہ کے ذیلی دو اقسام ہیں۔1۔لوامہ ملومہ۔2۔لوامہ غیر ملومہ

نفس لوامہ ملومہ: یہ وہ نفس جاہلہ اور ظالمہ ہے۔جس کو اللہ اور فرشتے ملامت کرتے ہیں[32]۔

نفس لوامہ غیر ملومہ: یہ وہ نفس لوامہ ہے،جو ہر وقت اپنے صاحب کو اللہ کی راہ میں تقصیرات پر ملامت کرتا ہے اور وہ طاعت اللہ میں ہر وقت کوشش بھی کرتا ہے[33]۔

نفس امارہ کی تعریف:

انسانی نفس کی تیسری صفت/قسم نفس امارۃ ہے،اور اس نفس سے اللہ کے فضل وتوفیق سے انسان بچ سکتا ہے،جیسا کہ اللہ تعالی نے عزیز مصر کے بیوی کے بابت[34]فرمان مبارک ہے" وما أبرىء نفسي إن النفس لأمارةٌ بالسوء إلا ما رحم ربي[35]"صاحب تزکیہ النفوس رقمطراز ہیں کہ "یہ نفس"نفس مذمومہ"ہے،کیونکہ یہ نفس اپنے حامل کو ہر وقت ہر قسم کی برائیپر امادہ کردیتا ہے اور یہ برائی کا ارتکاب ان کی فطرت

ثانیہ بن چکی ہے[36]" علامہ محمود آلوسیؒ اسی بابت لکھتا ہے " یہ نفس ہر وقت انسان کو لذات اور شہواتمیں مصروف ہونے کا حکم دیتا ہے۔اور انسان کو اندھیروں اور جہالت کی طرف دھکیل دیتا ہے اور علماء صوفیہ کا کہنا ہے کہ یہ نفس امارہ شرور اور اخلاق ذمیمہ کا بنیاد اور جڑ ہے۔[37]

علامہ الوسیؒ لکھتے ہیں کہ اکثر صوفیہ کے اقسام نفس کے ترتیب یوں ہے۔کہ نفس مطمئنہ اعلیٰ قسم ہے اور پھر نفس لوامہ ہے اوت سبسے آخر میں نفس امارہ ہے[38]

علامہ ابن جوزیؒ مفسرین اور صوفیہ کے درمیان اختلافی مسئلہ کے بابت لکھتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ مفسرین کا مسلک درست اور صحیح ہے اور وہ یہ کہ نفس ایک ہے اور بقیہ تین اس کے صفات ہیں۔پس ہر صفت کی مسمی کے اعتبار سے نام رکھا گیا ہے۔[39]

2-حیوانات کے لئے نفس ناطقہ میں اختلاف

مسئلہ یہ ہے کہ حیوانات کے لئے نفس ناطقہ ثابت ہے یا نہیں۔یعنی حیوانات میں بولنے کی صلاحیت موجود ہے یا نہیں ہے۔اس مسئلہ میں صوفیہ کرام کا قول یہ ہے کہ حیوانات میں نفس ناطقہ کی صلاحیت موجود ہے، جبکہ مفسرین عظام کا کہنا ہے کہ حیوانات میں یہ صلاحیت نہیں ہے۔اس سلسلہ میں علامہ محمودالوسیؒ لکھتے ہیں"ومن الناس من قال على أن للحيوانات بأسرها نفوسا ناطقة كما لأفراد الإنسان، وإليه ذهب الصوفية[40]"

جبکہ جمہور مفسرین اور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ حیوانات عجماء ہیں،ان کا نفوس ناطقہ نہیں ہے۔جیساکہ علامہ الوسیؒ لکھتے ہیں" وأغرب الغريب عند أهل الظاهر[41]"صوفیہ ظاہری شریعت کے قائلین کو اہل ظاہر کہتے ہیں[42]۔اور قرآن کی تفسیر ظاہری نصوص سے کرنے کا والوں کو صوفیہ اہل ظاہر کہتے ہیں۔اور اس سے وہ اہل ظاہر مراد نہیں،جو امام داؤود ظاہری اور اس کے متبعین کو کہا جاتا ہے۔

مفسرین کے دلائل:۔

اللہ تعالیٰ:" يا أيها النمل ادخلوا مساكنكم لا يحطمنكم سليمان وجنوده وهم لا يشعرون[43]۔مذکورہ آیت مبارکہ میں جلیل القدر نبی حضرت سلیمانؑ نے چونٹیوں سے خطاب کیا اور اس میں انھوں نے استعارۃ عقلاء کے صیغ کو استعمال کیا ہے اور عقلاء جیسا خطاب بھی کیا۔اور باری تعالیٰ نے آخر میں تصریح کے ساتھ ان سے شعور کی نفی کرکے فرمایا" وهم لا يشعرون"کہ یہ حیوانات شعور نہیں رکھتے۔تو جب یہ لاشعور ہوگئے،توبولنے کی صلاحیت کیسے رکھ سکتے ہیں۔

2۔حدیث مبارک میں آیا ہے کہ حیوانات کے نقصانات کی کوئی جرم اور بدلہ نہیں ہے"عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، أنه قال: «العجماء جرحها جبار[44]"وجہ استدلال یہ ہے کہ ان کا جرح اور نقصان کی تلافی نہیں ہے اور یہ عدم عقل اور عدم نطق کی وجہ سے ہے۔اسی طرح بخاری شریف میں حدیث مبارکہ آیا ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «العجماء عقلها جبارٌ[45]۔ترجمہ: وہ مخلوقات جو عقل نہیں رکھتے

،ان کی نقصان کی دیر اور قصاص نہیں ہے۔ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے ان میں بولنے کی صلاحیت نہیں ورنہ حدیثوں میں ان کے لئے عجماء یعنی گونگے کے الفاظ نہیں آتے۔

صوفیاء کے دلائل:۔

1۔اللہ تعالی کا فرمان مبارک ہے "وأوحى ربك إلى النحل أن اتخذي من الجبال بيوتا[46]"

اسی آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ محمود الوسیؒ لکھتے ہیں "کہ بعض صوفیہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عام انسانوں کے افراد کی طرح تمام حیوانات میں بولنے کی صلاحیت موجود ہے[47]"اور پھر علامہ محمود الوسیؒ لکھتے ہیں کہ "امام شعرانی نے اپنی کتاب "الجواہر و الدرر" میں اس کے بہت سارے دلائل لکھے ہیں،

2- لما هاجر النبى ﷺ الى المدينة واخذ كل من الأنصار لزمام ناقته فقال «دعوها فإنها مأمورة[48]"

علامہ محمود الوسیؒ وجہ استدلال یہ بیان کر کے لکھتے ہیں "کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بتلایا کہ ان کو چھوڑ دو اللہ کی طرف سے یہ مامورہ ہے۔ جس جگہ کی حکم ان کو ملا ہے،اس جگہ تک جائے گی۔اور تعمیل حکم کی صلاحیت صرف نفس ناطقہ کو حاصل ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جب اس اونٹنی میں بولنے کی صلاحیت موجود ہے،توبقیہ حیوانات میں بھی یہ صلاحیت موجود ہوگا[49]"

3۔ تیسری دلیل علامہ الوسیؒ یہ ذکر کرتے ہیں "حضرت سلیمانؑ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں کہ چونٹی کا مکالمہ حضرت سلیمانؑ سے اور ان کا اپنے ساتھیوں کا نصیحت کرنا اس کی نطق اور گویائی پر دال ہے۔اور اس کو نطق ثابت ہوئی،توبقیہ حیوانات کو بھی ثابت ہوگا[50]"

4۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ ابوھریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اونٹ لے جارہا تھا اور پھر ارادہ کیا کہ اس پر سوا ہو جائے،تو اونٹنی کی طرف دیکھا،تو اونٹنی نے جواب دیا کہ ہم سواری کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہیں بلکہ ہماری خلقت زمینوں میں ہل چلانے کے لئے ہے۔ تو وہاں پر موجود لوگوں نے "سبحان اللہ" کہا۔اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا اس پر ایمان ہے اور ابو بکر اور عمر کا بھی ہے۔الغرض وجہ استدلال یہ ہے اونٹنی اپنی مالک کے ساتھ گویائی کی اور حاضرین نے سنا۔ معلوم ہوا کہ حیوانات میں گویائی کی صلاحیت موجود ہے [51]

5۔صاحب التنویر اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔جو حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا«معلم الخير يستغفر له كل شيءٍ، حتى الحيتان في البحار» " أي يدعوا له اور خیر سے مراد علم شرعی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امور دینیہ میں حیوانات کا شعور اور ادراک ہے، جس کی وجہ سے علماء کرام کو دعائیں کر رہے ہیں[52]"

علامہ محمود آلوسیؒ تجزیہ میں لکھتے ہیں "کہ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں۔اور کوئی مانع نہیں دیکھتا ہوں۔لہذا حیوانات میں کے نفوس میں نطق کی صلاحیت موجود ہے۔اور اس کے بہت سارے دلائل ہیں،اور ان دلائل کی توجیہات ممکن ہی نہیں ہے [53]،

تفسیر المنار میں صوفیہ کی تائید میں لکھتے ہیں" ولا أرى الناس يمنع من القول بأن للحيوانات باسرها نفوسا ناطقة، وهي متفاوتة

الإدراك حسب تفاوتهم في أفراد الإنسان[54]"

دوسری جگہ علامہ محمود آلوسیؒ لکھتے ہیں" ولا يبعد أن يكون للطيور نفوس الناطقة و لهم لغات مخصوصة بهم يتكلمون بهذه و يؤدي بها مقاصدها كما في نوع الإنسان إلا أن النفس الإنسان أقوى وأكمل من الحيوانات [55]"

3۔ مخلوق کی پیدائش کا مادہ میں اختلاف

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کو کس مادہ سے پیدا کئے ہیں۔ علامہ الوسیؒ لکھتے ہیں کہ صوفیہ (شیخ ابراہیم کورانی وغیرہ) کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کو "العماء" سے پیدا کئے ہیں جبکہ مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کو پانی سے پیدا کئے ہیں[56]۔

مفسرین کے دلائل:۔

1۔عن أبي هريرة، قال: قلنا يا رسول الله مم خلق الخلق؟ قال: من الماء الیٰ آخر الحديث[57]

جبکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو العاص کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ مخلوق کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ پانی، نور، ظلمت، ہوا اور مٹی سے، سائل نے پھر سوال کیا کہ یہ چیزیں کس چیز سے پیدا کئے گئے ہیں، تو جواب دیا کہ مجھے پتہ نہیں ہے۔ پھر یہی سائل عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور پہلا سوال پوچھا۔ اور انھوں نے وہی جواب دیا۔ پھر سوال کیا کہ یہ چیزیں کس چیز سے پیدا کئے ہیں۔ تو عبداللہ بن عباس[58] نے جواب میں قرآن پاک کا یہ آیت پڑھا" وسخر لكم ما في السماوات وما في الأرض جميع منه[59] "ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سب وہ چیزیں مسخر کئے ہیں۔ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں۔

علامہ الوسیؒ لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس کے اس قول کے بابت علماء کا اختلاف ہے کہ اس کا مصداق کیا ہے۔ تو امام بیہقیؒ اس حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے بغیر اصل اور مثال سابق کے اولا پانی کو پیدا کیا اور پھر پانی کو اصل کو بنا کر اس سے تمام مخلوقات پیدا کئے۔ اور یہ تمام مفسرین اور ان متبعین کا مسلک ہے[60]۔

صوفیہ کے دلیل:

کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کو اس خاص وجود سے پیدا کئے ہیں۔ جو کہ وہ نفس رحمانی کی صورت ہے اور اس کو صوفیہ کی اصطلاح میں "العماء" کہلاتا ہے۔ کیونکہ "عماء" نے تمام وہ امور عدمیہ جو نفس الامر کے لحاظ سے الگ الگ ہیں، پر احاطہ کیا ہے۔ اور "عماء" اس حیثیت سے کہ ان کی اقتران ماہیات کے ساتھ ہو، تو یہ اللہ کے ذات کے سوا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کی ذات وہ وجود ہے، جو ماہیات سے مقترن نہ ہو۔ پس تمام موجودات عماء میں حادث صورتوں کے ساتھ موجود ہیں۔ اور اس کے ساتھ قائم بھی ہیں۔

العماء کا مفہوم:۔ نرم/ہلکہ بادل جو آسمان میں چھایا ہوا ہو۔ ابو العباس احمد لکھتے ہیں" الغيم الرقيق ممدود[61]"

امام اصمعیؒ لکھتے ہیں" العماء: السحاب المرتفع. وقال غيره: العماء:السحاب الرقيق ليس بالكثيف[62]"

نتائج البحث

علامہ الوسیؒ مفسرین و محدثین اور صوفیاء کے امام ہیں۔ان کی مشہور تصانیف میں سے ایک اہم تصنیف "روح المعانی فی تفسیر القران العظیم والسبع المثانی" ہے جو کہ سلف صالحین کی طرز پر ایک بہترین تفسیر جانا پہچانا جاتا ہے۔یہ تفسیر جامعیت اور مانعیت کے لحاظ سے سابقہ تفسیروں کا خلاصہ سمجھا جاتا ہے۔یہ تفسیر تفسیر کے دونوں اقسام یعنی بالماثور اور بالرائ کے دونوں اقسام پر مشتمل ہے۔اور حضرت نے تقریبا سلف صالحین کے تمام آراء کو یکجا کیا ہے۔اور علماء صوفیہ کے اقوال اور مسالک کا خصوصی طور پر رقم طراز ہے۔اور جگہ جگہ صوفیاء اور مفسرین کے درمیان اختلافی مسائل بھی بیان کئے ہیں۔جن پر یہ تحقیقی ریسرچ پیپر مشتمل ہے۔علامہ الوسیؒ صوفی ہونے کے اختلافی مسائل میں احقاق حق کی تائید میں دلائل ذکر کئے ہیں۔خواہ وہ دلائل صوفیہ علماء کے مخالف کیوں نہ ہوں۔جیسا کہ اوپر مسائل سے مشاہدہ ہوا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغہ وصحاح العربیۃ، قاہرہ، دار العلم، بیروت، 1408ھ، ج1، ص2401

[2] القشیری، عبدالکریم بن ھوازن، ابوالقاسم، الرسالۃ القشیریہ، جامع الدرویشیہ دمشق، 1451ھ، ج3، ص4

[3] ابن منظور، محمد، لسان العرب، قاہرہ، دار صادر، بیروت، ج14، ص462

[4] ابوسعید، محمد بن محمد، بریقۃ المحمودیہ فی شرح طریقۃ المحمدیۃ، مطبعۃ الحلبی مصر، 1438ھ، ج1، ص109

[5] ہجویری، علی بن عثمان، سید، ترجمہ کشف المحجوب از محمد الطاف نیروی، کاروان پریس دریا مارکیٹ، لاہور، 2001ء، ص58

[6] جیلانی، سید عبدالقادر، غنیۃ الطالبین، المیزان پبلیکیشز، لاہور، 2004ء، ص597

[7] السلمی، عبدالرحمان، الرسالۃ القشیریہ، القاہرہ، دار المعارف، بیروت، 2000ء، ج1، ص83

[8] السلمی، عبدالرحمان، الرسالۃ القشیریہ، القاہرہ، دار المعارف، بیروت، 2000ء، ج2، ص441

[9] الغزالی، محمد، ابوحامد، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، س۔ن، ج2، ص250

[10] الذہبی، حسین، محمد ذا لتفسیر والمفسرون، مکتبہ وھبیۃ، القاہرۃ، (س۔ن)، ج1، ص250

[11] شہاب الدین، ابوعبداللہ، یاقوت، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، 1995ء، ص246

[12] کحالہ، عمر رضا، معجم المولفین، دار صادر، بیروت، 1995ء، ج2، ص175

[13] معجم المولفین، ج2، ص175

[14] التفسیر والمفسرون، ص251

[15] الألوسي، شهاب الدین، محمود، روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، سن 1415ھ، ج1، ص5

[16] فرید، محمد، تاریخ دولۃ العثمانیۃ، دار النقائض، بیروت، 1981ء، ج1، ص398

[17] تفسیر روح المعانی، ج1، ص5

[18] الفجر 27،28

[19] القیامہ 2

[20] یوسف 53

[21] فرید، احمد، تزکیۃ النفوس، دار العقیدہ للتراث، بیروت، 1993ء، ص 66

[22] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 152

[23] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 152

[24] القرآن 27:89

[25] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 348

[26] القرآن 27،28:89

[27] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 345

[28] القرآن 2:75

[29] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 151

[30] تفسیر روح المعانی، ج 7، ص 152

[31] تزکیۃ النفس، ص 69

[32] ابن الجوزیۃ، محمد بن أبي بکر، شمس الدین، الروح في الکلام علی أرواح الأموات، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ض 1، ص 226

[33] ابن الجوزیۃ، محمد بن أبي بکر، شمس الدین، الروح في الکلام علی أرواح الأموات، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ض 1، ص 226

[34] الروح في الکلام علی أرواح الأموات، ض 1، ص 227

[35] القرآن 53:12

[36] تزکیۃ النفس، ص 70

[37] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 151

[38] تفسیر روح المعانی، ج 15، ص 151

[39] الروح في الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء بالدلائل من الکتاب والسنۃ، ج 1، ص 220

[40] تفسیر روح المعانی 138/4

[41] تفسیر روح المعانی، ج 4، ص 138

[42] غالب بن علي عواجي، فرق معاصرة تنتسب إلى الإسلام وبيان موقف الإسلام منها، المكتبة العصرية الذهبية للطباعة والنشر والتسويق، جدة، 2001 م، ج 3، ص 1032

[43] النمل 18

[44] صحیح المسلم، ج 3، ص 1334

[45] صحیح البخاری، ج 9، ص 12

46 النحل38

47 تفسیر روح المعانی138/4

48 المعجم الاوسط35/4

49 تفسیر روح المعانی138/4

50 تفسیر روح المعانی138/4

51 الدارمي، محمد بن حبان، الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1988م، ج14، ص405

52 محمد بن اسماعیل، التنویر شرح جامع الصغیر، دار السلام ریاض، 2011ء ج6، ص52

53 تفسیر روح المعانی139/4

54 تفسیر المنار335/7

55 تفسیر روح المعانی168/7

56 تفسیر روح المعانی، ج13، ص143

57 الترمذي، أبو عیسی، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، دار الغرب الإسلامی بیروت، 1998م، ج4، ص253

58 النیسابوري، أبو عبد الله الحاکم محمد بن عبد الله، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیة بیروت، 1411ھ، ج2، ص490

59 الجاثیہ 13

60 البیهقي، أحمد بن الحسین، الاعتقاد والهدایة إلی سبیل الرشاد علی مذهب السلف وأصحاب الحدیث، دار الآفاق الجدیدة بیروت، 1401ھ، ج1، ص92

61 أحمد بن محمد، المقصور والممدود، مطبعة لیدن، 1900م، ج1، ص82

62 المقصور والممدود، 323/1

References

Jauhari, Isma'il ibn Hammad, Al-Sahaah Taj al-Lagha wa Sahaah al-Arabiyyah, Cairo, Dar al-Ilm, Beirut, 1408 AH, vol. 1, p. 2401

Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Abu al-Qasim, al-Rasalat al-Qashiriya, Jami al-Darwishiyya, Damascus, 1451 AH, vol. 3, p. 4

Ibn Manzoor, Muhammad, Lasan al-Arab, Cairo, Dar Sadr, Beirut, vol. 14, p. 462

Abu Sa'id, Muhammad ibn Muhammad, Bareqat al-Mahmudiyyah fi Sharh Tariqat al-Muhammadiyyah, Al-Halabi, Egypt, vol. 1, p. 109.

Hajveri, Ali b. 'Uthman, Sayyid, translated by Kashf al-Mahzab by Muhammad Altaf Nervi, Karwan Press Darya Market, Lahore, 2001, p. 58

Jilani, Sayyid Abdul Qadir, Ghaniat-ul-Talibin, Al-Mizan Publisher, Lahore, 2004, p. 597

Al-Salami, 'Abd al-Rahman, al-Rasalat al-Qashiriya, al-Qahara, Dar al-Ma'arif, Beirut, 2000, vol. 1, p. 83

Al-Salami, 'Abd al-Rahman, al-Risalat al-Qashiriya, al-Qahara, Dar al-Ma'arif, Beirut, 2000, vol. 2, p. 441.

Al-Ghazali, Muhammad, Abu Hamid, Ahya al-Ulum al-Din, Dar al-Mu'rifa, Beirut. N, vol. 2, p. 250.

Al-Dhahabi, Husayn, Muhammad, Al-Tafsir al-Mufasron, Maktaba Wahbiyyah, Al-Qahra, (s. n), vol. 1, p. 250

Shahab al-Din, Abu 'Abd Allah, Yakut, Mu'jam al-Baldan, Dar Sadr, Beirut, 1995, p. 246

Kahala, Umar Reza, Mu'jam al-Molfin, Dar Sadr, Beirut, 1995, vol. 2, p. 175

Mu'jam al-Molfin, vol. 2, p. 175

Al-Tafseer wa al-Mufasron, p. 251
Al-Alusi, Shahab al-Din, Mahmud, Ruh al-Ma'ani fi Tafseer al-Qur'an al-'Azeem wa'l-Sa'ba al-Muthani, Dar-ul-Katab al-Ilmiyyah, Beirut, 1415 AH, vol. 1, p. 5
Fareed, Muhammad, Tarikh Dullat al-Usmania, Dar al-Naqayd, Beirut, 1981, vol. 1, p. 398
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 1, p. 5
Al-Fajr 27,28
Al-Aqsa 2
Joseph 53
Fareed, Ahmad, Tazkiyat al-Nafus, Dar-ul-Qadr al-Tirath, Beirut, 1993, p. 66
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 152
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 152
Qur'an 27:89
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 348
Qur'an 27, 28:89
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 345
Qur'an 2:75
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 151
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 7, p. 152
Tazkiyat al-Nafs, p. 69
Ibn al-Jawziyyah, Muhammad b. Abi Bakr, Shams al-Din, al-Rooh fi al-Qalam al-Arwaah al-'Amawat, Dar al-Katab al-Ilmiyyah, Beirut, vol. 1, p. 226.
Ibn al-Jawziyyah, Muhammad b. Abi Bakr, Shams al-Din, al-Rooh fi al-Qalam al-Arwaah al-'Amawat, Dar al-Katab al-Ilmiyyah, Beirut, vol. 1, p. 226.
Al-Rooh fi al-Qalam al-Arwa'ah al-Mu'awat, vol. 1, p. 227
Qur'an 53:12
Tazkiyat al-Nafs, p. 70
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 151
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 15, p. 151
Al-Rooh fi al-Qalam al-Arwaah al-'Amawat wa'l-Ahiya ba'l-Da'il min al-Kitab wal-Sunnah, vol. 1, p. 220.
Tafseer Rooh al-Ma'ani 4/138
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 4, p. 138
Ghalib b. 'Ali al-'Awaji, Al-Mu'ta'tasab al-Islam wa'l-Ta'ba'an al-Islam minha, al-Maktaba al-'Asriyyah al-Dhahabiyyah wa'l-Taba'ah wa'l-Nashr wa'l-Tasweeq, Ja'da, vol. 3, p. 1032.
Al-Namal 18
Sahih al-Muslim, vol. 3, p. 1334
Sahih al-Bukhari, vol. 9, p. 12
Al-Nahl38
Tafseer Rooh al-Ma'ani 4/138
Al-Mu'jam al-Awsat4/35
Tafseer Rooh al-Ma'ani 4/138
Tafseer Rooh al-Ma'ani 4/138
Al-Darmi, Muhammad bin Hibban, Al-Ihsan fi Taqib Saheeh Ibn Hibban, Mussat al-Risala, Beirut, 1988 , vol. 14, p. 405
Muhammad bin Isma'il, Al-Tanvir Sharh Jami al-Saghir, Dar-ul-Salam Riyadh, 2011, vol. 6, p. 52
Tafsir Ruh al-Ma'ani 4/139
Tafsir al-Manar7/335
Tafsir Ruh al-Ma'ani 7/168
Tafseer Rooh al-Ma'ani, vol. 13, p. 143
Al-Tirmidhi, Abu Aisi, Muhammad bin Aisi, Sunan al-Tirmidhi, Dar-ul-Gharb al-Islami Beirut, 1998, vol

4, p. 253
Al-Nisaburi, Abu 'Abd Allah al-Hakam Muhammad b. 'Abd Allah, al-Mustadrak 'Ala al-Saheehin, Dar-ul-Katab al-Ilmiyyah, Beirut, vol. 2, p. 490
Al-Jathiyya 13
Al-Bayhaqi, Ahmad ibn al-Husayn, Al-Itiqaad wa'l-Hidayyah al-Sabeel al-Rashad al-Madhhab al-Salif wa'ashab al-Hadeeth, Dar-ul-Afaq al-Jadidah, Beirut, vol. 1, p. 92.
Ahmad bin Muhammad, Al-Maqsoor wa'l-Mamdood, Al-Ma'taba'at-e-Ladin, vol. 1, p. 82
Al-Maqsood wa'l-Mamud, 1/323